لفظ اللہ

کا ترجمہ خدا کیوں؟

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
0300-4270553
0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لفظ
اللہ کا ترجمہ
خدا کیوں؟

محمد مسعود عبدہ'

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0333-4994840

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظ

نام کتاب ———— لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟

اہتمام ———— محمد عبد مغیب

اشاعت اول ———— صفر ۱۴۲۷ھ

حالیہ اشاعت ———— ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

ناشر ———— مشربہ علم و حکمت

قیمت ———— 35:00

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

ڈسٹری بیوٹر ☜ دار الکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ **اسلام آباد** مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرفِ حق	6
اللہ	8
اسم اللہ لغت کے آئینے میں	10
اسم کے معانی	10
مادہ ومصدر سے بے نیاز	10
حقیقی اسمِ بامسمّٰی	11
بے مثال اسمِ معرفہ	11
بے مثال اسمِ مفرد	12
مستحقِ حمد	12
ندائیہ صورت میں	13
ت برائے قسم	13
خدا لغوی حیثیت سے	14
خدا اصطلاحی معنوں میں	15
لفظ خدا کے رواج کی وجہ	15
نام اور صفات لازم وملزوم	16
بے مثال نام (اللہ)	17
لفظ اللہ کا ترجمہ ایک فکری وعملی خسارہ	19

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ قرآنی لفظ	19
اللہ کا تعارفی نام	20
اللہ رسول اللہ ﷺ کا وحی یافتہ لفظ	20
حفظِ تشخص کا تقاضا	20
غلط ترجمہ	21
خدا زرتشت مذہب کی تبلیغ	22
خدا تعالیٰ خلافِ قواعد ترکیب	22
مشابہتِ غیر	22
خدا تنابز بالالقاب	23
ذہنی وفکری لغزش	24
خدا سے مرکب روزمرہ الفاظ	25
رسولِ خدا	25
اللہ کے ننانوے نام	26
قائلینِ خدا کا علمی محاسبہ	28
خدا ایک عظیم فتنے کا دورانیہ	36
شرک فی الاسماء سے اجتناب کی تاکید	39
نامعلوم اسمائے الٰہیہ	41

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ.﴾

”اور اچھے اچھے نام (اللہ) ہی کے لئے ہیں، سو ان ناموں سے ہی ﴿اللّٰہ﴾ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں“۔ (الاعراف-۱۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ حق

آپ کے پیشِ نظر معروضات کا عنوان اپنے مرکزی خیال کا خود ترجمان ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے آپ پر اس کا رد عمل کیا ہو! ناچیز نے اپنے اس خیال کا اظہار چند جید علماء سے کیا تو ان میں سے بعض کے جوابات کا ماحصل یہ تھا۔

☆ ہم پر صدیوں سے ایرانی زبان فارسی کی حکمرانی رہی ہے۔ ہمارا ذریعہ تعلیم اور ذہن وفکر کی پرورش کا انحصار اسی زبان پر رہا ہے۔ ایران کے اولین شاعر رودکی سے لے کر ہمارے علم وفکر کا سرمایہ مولانا روم کی مثنوی، جامی کا سکندر نامہ، زلیخا، دیوان حافظ، خواجو کرمانی، سعدی کا کریما، گلستان، بوستان، ابوسعید ابوالخیر، خیام، شیخ عطار کا پند نامہ، نظیری، قاآنی، یہاں تک کہ ہمارے قومی شاعر مشرق نے بھی اپنے اردو فارسی کلام میں اللہ تعالیٰ کے متبادل «خدا» ہی استعمال کیا ہے۔ ایک «خدا» ہی کیا۔ فارسی زبان نے ہماری زبان اردو کو «صلوٰۃ» کے متبادل 'نماز' «صوم» کے متبادل 'روزہ' اور «صلوٰۃ وسلام» کے متبادل 'درود' دیا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے مفسّر، مقرّر، خطیبوں اور مصنفوں سب نے اللہ تعالیٰ کے متبادل «خدا» ہی استعمال کیا ہے۔ لہٰذا اسے چلنے دو، اس بحث میں مت پڑو 'خطائے بزرگاں گرفتن خطا است' صدیوں کی روایت توڑتے وقت ہر انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تامل کا شکار ہوتا ہے۔

بعض نے کہا: صرف اسم اللہ ہی ذات باری کا اسم علم غیر مشتق ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اسم بھی جو انسانی دماغ، تصور یا زبان نے تراشا ہے، غیر مستند ہے۔ اس کا اطلاق قرآن وحدیث سے سند وتائید یافتہ اسماء الحسنیٰ کی تمام ذاتی صفات الحی القیوم اللہ پر نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی کوئی اور نام ہم معنی، ہم پلہ، ہم مفہوم اور ہم تصور ہو سکتا ہے۔

قارئین کرام! راقم نے اپنے یقینِ محکم کے صحیح ہونے کے ثبوت میں اللہ جل شانہٗ کا اپنے اسمِ علم...... اسمِ ذات، اللہ کی تعارفی تکرار...... قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی زبان اور اس سے مزید تائید کے ساتھ اپنی معروضات پیش کی ہیں۔

اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہِ اعلیٰ واجل میں سربسجود دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس ناچیز بندہ کی اس کے اپنے اسمِ علم...... اسمِ ذات...... اسمِ اعظم کی حمایت ووکالت قبول فرمائیں۔ مجھے میری اولاد اور میرے خاندان کو تا قیامت اعمالِ صالح کی ایسی جامع توفیق عطا فرمائیں کہ یوم حساب شافع محشر، رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔ آمین!

فقیر بارگاہِ اللہ ذوالجلال والاکرام

محمد مسعود عبدہٗ

شعبان ۱۴۱۸ھ بمطابق دسمبر ۱۹۹۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

(اللہ) اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

﴿ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ﴾ (طٰہٰ-١٤)

"بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری عبادت کر۔"

(اللہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر نبی اور رسول کی زبان سے کہلوایا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے اس نے اپنی صفات کا مورد قرار دیا۔ (الحشر۔٢٤)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے اس نے کائنات کا خالق قرار دیا۔ (الحشر۔٢٤)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے عبادت کا مرجع ٹھہرایا۔ (النحل۔٣٦)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جس کی تسبیح کا حکم دیا۔ (سورۃ الجمعہ۔١)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے دعاؤں کا مرکز ٹھہرایا۔ (الاعراف۔١٨٠)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے حلال وحرام کا فیصل قرار دیا گیا۔

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے ہر کام کے آغاز پر لینے کی تاکید کی گئی۔ (پارہ۔١)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جسے ذبیحہ پر پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (الانعام۔١١٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جس کا حق ہے کہ اس کی قسم کھائی جائے۔

(ترمذی، حاکم)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جس کے ساتھ الحاد اور کفر وشرک کرنے سے منع کیا گیا۔ (الاعراف۔۱۸۰)

(اللہ) اللہ ہی وہ نام ہے جس کی توحید کے ارتفاع کے لئے انبیاء تشریف لائے۔

(اللہ) اللہ اپنی ہر صفت میں مکمل ہے، ہر شان میں سبحان ہے، ہر پہلو مقدس و بے مثال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم ﴿اللہ﴾ لغت کے آئینے میں

اسم کے معانی:

اسم ''سمو'' سے بنایا گیا ہے جس کا مطلب ہے بلندی، برتری، اونچی، چوٹی کی علامت...... وہ علامت جس سے وہ چیز دیگر اشیاء سے ممیز ہوتی اور علیحدہ شمار میں آتی ہے، چونکہ تعیّنِ اسم کے فوائد اور اغراض یہی ہیں اس لئے نام کو''اسم'' کہا گیا۔ (''شرح اسمائے حُسنٰی، صفحہ۳۲'')

اسم ﴿اللہ﴾ کی عظمت، وحدانیت اور قدوسیت اپنی جگہ اٹل ہے۔ یہ اپنے موسوم کی طرح لامثال، لایزال، لاریب، لاثانی ہے۔ قواعدِ لغت گواہی دیتے ہیں کہ:

☆ مادہ ومصدر سے بے نیاز:

جس طرح ﴿اللہ﴾ بذاتِ خود...... لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے، اس طرح لفظ ﴿اللہ﴾ کا مادہ ہے نہ مصدر۔ نہ یہ کسی سے مشتق ہے۔ نہ اس کا کوئی اشتقاق۔ علماء لغت نے اٹکل پچو سے کچھ مادوں کی طرف لفظ ﴿اللہ﴾ کو لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں خود اپنی تحقیق پر اعتماد نہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے لغات القرآن' جلد اول)

حقیقی اسم با مسمّٰی:

ہر اسم اپنے موسوم کی مکمل صوری و معنوی صفات کے اظہار سے قاصر ہوتا ہے۔ کریم ضروری نہیں کہ ہر وقت سخاوت کا مظاہرہ کرے، اکرام ضروری نہیں کہ صاحبِ عزت ہی ہو۔ بلکہ بعض نام تو اپنے موسوم کی صفات کے بالکل برعکس ہوتے ہیں مثلاً کسی جھگڑالو شخص کا نام صلح خان، کسی کالے رنگ والے کا نام ابیض احمد وغیرہ...... لیکن اسمِ اعلیٰ ﴿اللہ﴾ اپنی تمام صفات کا مکمل آئینہ دار ہے۔ اسی لئے ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے اپنی تمام صفات کی نسبت اپنے اسی اسم کی طرف کی ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾

"وہ ﴿اللہ﴾ برحق، خالق، باری، مصور ہے، اس کے اچھے نام ہیں"۔ (الحشر-٢٤)

بے مثال اسمِ معرفہ:

دنیا میں ہر اسم کا اسم نکرہ موجود ہے لیکن ﴿اللہ﴾ ایسا اسم ہے جس کا اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکرہ نہیں۔ اور لام حرف تعریف لفظ ﴿اللہ﴾ کا لا ینفک جزو ہے۔ اگر لام تعریف ہٹا دیا جائے پورالفظ ہی بدل جاتا ہے۔ پیر بدیع الزمان شاہ راشدی لکھتے ہیں:

''اسم ﴿اللہ﴾ کے لئے نہ مؤنث ہے نہ تثنیہ یا جمع، نہ ہی اشتقاق۔ اس لئے ہر زبان میں اپنی اصلی حالت میں پڑھا جائے گا اور لکھا جائے گا البتہ دیگر صفات کا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوسکتا ہے''۔ (تشریح الاسماء الحسنیٰ ص ۴۸)

بے مثال اسم مفرد:

﴿اللہ﴾ ایک ایسا اسمِ مفرد ہے جس کا تثنیہ ہے نہ جمع، جب کہ دیگر تمام اسماء کی جمع بلکہ جمع الجمع تک موجود ہے۔ فرد، وتر اور احد کی صفات اسی کے شایان ہیں۔

مستحق حمد:

یہ لفظ ﴿اللہ﴾ ہی کا اختصاص ہے کہ لفظ حمد کا استعمال اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حمد کا استعمال کسی اور لفظ کے ساتھ معنوی طور پر درست ہے نہ لغوی طور پر۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلرَّحِیْم نہیں کہہ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندائیہ صورت میں:

﴿اللہ﴾ کے آخر میں میم کا الحاق اس کی ندائیہ صورت کی پہچان ہے یعنی اللھم ...... یہ ندائیہ صورت صرف ﴿اللہ﴾ ہی کے لئے مخصوص ہے کسی اور اسم کے لئے قطعاً درست نہیں۔

'ت' برائے قسم:

تائے قسم صرف ﴿اللہ﴾ ہی کے ماقبل وارد ہوتی ہے کسی اور لفظ کے ساتھ وارد نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا لغوی حیثیت سے

﴿اللہ﴾ کی اس بے مثال شان، بے مثال ذات، اور بے مثال لغوی ممیزات کا تقاضا ہے کہ اسے ﴿اللہ﴾ ہی لکھا، پڑھا، اور بولا جائے لیکن اس کے مقابل ایک لفظ رائج ہو گیا ہے جسے ''خدا'' کہتے ہیں۔ لغت میں جب اس کی حیثیت پر نظر دوڑائی تو پتا چلا کہ:

''خدا'' فارسی زبان کا لفظ ہے جو دو لفظوں سے مرکب ہے (خود+آ) یعنی خود ظہور کرنے والا۔ (بحوالہ غیاث اللغات)

یہ لفظ بہت سے مفہومات پر مشتمل ہے مثلاً خدا (مالک)...... خدا (شوہر)...... ناؤ خدا (ملاح)...... خداوند (خدا جیسا)...... کد خدا (شادی شدہ)...... ناکتخدا (غیر شادی شدہ)...... خاوند (مالک یا شوہر)...... خدایگان (خدا کی جمع)......خداوند خدایگان (مالکوں کا مالک)......دہ خدا (رئیس)۔

معلوم ہوا کہ لفظ ''خدا'' میں لاثانی یا بے مثال ہونے کی کوئی صفت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اسے ہر شخص پر باآسانی چسپاں کیا جا سکتا ہے۔

☆ ہر ماتحت کا حاکم اس کے لئے خدا ہے۔

☆ ہر غیر مسلم کی بندگی کا مظہر اس کے لئے خدا ہے۔

☆ ہر عورت کے لئے اُس کا خاوند خدا ہے۔

☆ ہر چھوٹے کے لئے بڑا خدا ہے۔

اس لغوی حیثیت کے بعد کیا خدا اس قابل ہے کہ اسے اللہ کے متبادل استعمال کیا جا سکے؟

خدا اصطلاحی معنوں میں:

خدا زرتشت مذہب کی اصطلاح ہے جس میں اس مذہب کے تصورِ معبود کی حقیقت موجود ہے...... زرتشت مذہب میں خدا کا تصور ثنویت (دو معبودوں) پر مبنی ہے، خدائے خیر اور خدائے شر...... خدائے خیر کو یزداں اور خدائے شر کو اہرمن کہتے ہیں۔ اور یہ نام قبل از اسلام ایران میں رائج تھا، اور تا حال رائج ہے۔

لفظِ خدا کے رواج کی وجہ:

جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان پر صدیوں مغل خاندانوں نے حکومت کی۔ انہی کے دور میں اردو زبان وجود میں آئی۔ مغل خود شیعہ تھے اور ان کے عقائد میں آتش پرستوں کے عقائد کا بھی غلبہ تھا، فارسی ان کے دور میں سرکاری زبان تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اردو میں ﴿اللّٰہ﴾ کے بجائے فارسی زبان کا لفظ ''خدا'' عام کردیا گیا ۔

نام اور صفات لازم وملزم:

یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی نام لیا جاتا ہے تو ساتھ ہی اس سے منسوب صفات بھی ذہن میں ابھر آتی ہیں، یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ سیب کا نام لینے سے آم کا رنگ، ذائقہ یا شکل ہمارے تصور میں ابھرے۔ اسی طرح ہم خدا کہتے ہیں تو اس سے منسوب زرتشت مذہب کی روایات سر ابھارنے لگتی ہیں جب کہ اللہ کہنے سے اسلامی تصورِ معبود ذہن کے گوشوں پر جگمگانے لگتا ہے۔

﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ نے جہاں انسان کو اپنی عبادت اور اطاعت کے آداب بتائے ہیں، وہاں اپنے نام اور صفاتی اسماء کا بھی بھرپور تعارف کرایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ نے خود ساختہ معبودوں کے ناموں کا...... اپنی طرف انتساب کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے...... صرف یہی نہیں جو لوگ معبود کا نام اپنی طرف سے تجویز کرتے ہیں ان سے قطع تعلق کا حکم دیا ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ﴾ (الاعراف۔۱۸۰)

''اور اچھے اچھے نام ﴿اللّٰہ﴾ ہی کے لئے ہیں، سو ان ناموں سے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اللہ﴾ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں"۔

امام راغب اصفہانی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"الحاد کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ جو صفات موصوف میں موجود نہ ہوں یا اس کے مرتبہ کے خلاف ہوں، انہیں ان کی جانب منسوب کیا جائے، دوسرے یہ کہ جو صفات اس موصوف میں موجود ہوں ان میں خواہ مخواہ دوسروں کو شریک کر لیا جائے۔"

الحاد کے متعلق اعمش کہتے ہیں کہ وہ ﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے اسماء میں ان ناموں کا اضافہ کرتے ہیں جو حقیقت میں ﴿اللہ﴾ کے نام نہیں۔

(قرۃ العیون الموحدین۔ صفحہ ۵۸۳، باب وللہ الاسماء الحسنیٰ)

غور کیجئے زرتشت مذہب کے خدا کی صفات سے لفظ ﴿اللہ﴾ بے نیاز ہے پھر بھی لفظ ﴿اللہ﴾ کا ترجمہ خدا کیا جاتا ہے کیا یہ الحاد فی الاسماء الحسنیٰ نہیں؟

بے مثال نام ﴿اللہ﴾:

﴿اللہ﴾ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ لفظ ہے اور خدا انسانی ذہن کا تراشیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے اپنے کلام کے بارے فرمایا!

﴿فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾ (البقرہ-۲۳)

''اس جیسی کوئی ایک سورت ہی لے آؤ۔''

یہ بے عیب ﴿اللہ﴾ کے لاریب کلام کا لفظ ہے، حصہ ہے، مرکزی نقطہ ہے، لہٰذا کسی دوسری زبان میں اس کی مثال ممکن ہی نہیں۔ ﴿اللہ﴾ تعالیٰ خالقِ انسان بھی ہے اور خالقِ شعور والاشعور بھی۔ اسے خوب علم ہے کہ ﴿اللہ﴾ نام کے بجائے کسی اور نام کا استعمال انسان کے اظہارِ عبدیت کے لئے کتنا نقصان دہ ہے۔ اسی لئے اس کے ترجمان، منتخب رسول ﷺ نے وقت کے کسی بھی مشہور معبود کا نام ﴿اللہ﴾ کے مترادف استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ اس وقت مختلف مذاہب، اقوام اور زبانوں میں الہٰ (معبود) کے لئے کئی نام رائج تھے۔ مثلاً: لات، عزیٰ، ہبل، (عربی) یزداں، ایزد، خدا (فارسی) (عبرانی) پرمیشور (سنسکرت) اوم (آرین) یہوواہ (عبرانی) وغیرہ۔

دعوتِ اسلام کے آغاز میں اس لفظی اشتراک سے غیر مسلم اقوام کو اشتباہ میں ڈال کر اپنا ہم نوا بنایا جا سکتا تھا لیکن آپ ﷺ نے ہرگز ایسا نہیں کیا بلکہ تا قیامت ہر مسلمان کو ایسا نہ کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ ﴿اللہ﴾ کا ترجمہ

ایک ملّی واخروی خسارہ

ہم جانے اور انجانے میں خدا کہہ کر کتنا بڑا ملی اور اخروی خسارہ اٹھاتے ہیں اور لفظ ﴿اللہ﴾ ہمیں کیسے اس خسارے سے بچا کر بے شمار اجر اور منافع مہیا کرتا ہے، ان میں سے چند ایک کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

﴿اللہ﴾ قرآنی لفظ:

لفظ ﴿اللہ﴾ قرآن حکیم میں ۲۷۰۰ بار آیا ہے۔قرآن حکیم کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

''اس کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

(ترمذی:۵/۱۷۵۔صحیح الجامع الصغیر:۵/۳۴۰)

اس لحاظ سے ﴿اللہ﴾ کے چار حرف پر چالیس عدد نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ جب کہ غیر قرآنی لفظ کے استعمال سے ہم ان نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اللہ﴾ کا تعارفی نام:

نام وہی درست ہوتا ہے جو خود صاحب نام بتائے اور استعمال کرے، رب کریم نے اپنا تعارفی قرطاس ﴿اللہ﴾ ہی کے حوالے سے ہمیں عطا کیا۔ اللہ کو خدا کہنے سے ﴿اللہ﴾ کے اپنے بتائے ہوئے نام کی نفی ہوتی ہے۔

﴿اللہ﴾ رسول اللہ ﷺ کا وحی یافتہ لفظ:

رسول اللہ ﷺ پر ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے اپنا نام اللہ ہی وحی فرمایا۔ آپ ﷺ کی زبان نے ہمیشہ یہی نام بار بار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی نام کی تقدیس، تکبیر اور توحید کے لئے آپ ﷺ نے عمر بھر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ جب آپ نے کسی دوسرے مذہب کے خدا کا نام الٰہِ حقیقی کے لئے استعمال نہیں کیا تو ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾

(الحشر-۷)

''اور جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے دیں، لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ''۔

حفظ تشخص:

ہر زندہ قوم اپنی اصطلاحات، اپنی زبان، اور اپنی اقدار کو فروغ دینے میں فخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس کرتی ہے۔ ہماری ذہنی پس ماندگی کی انتہا ہے کہ ہم نے اپنی اقدار اور روایات کو ترک کر دیا۔ اور ﴿اللّٰہ﴾ کے مترادف لفظ ''خدا کو'' قبول کر لیا۔

غلط ترجمہ:

اسم علم یا اسمِ ذات قواعدِ زبان کی رو سے ایک ایسا اسم ہے جو دنیا کی کسی زبان میں بھی اپنا وجود برقرار رکھتا ہے اور اس کا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔ کسی انجمن، ادارے، شخص یا جگہ کا نام ہر زبان میں ایک ہی رہتا ہے۔ جب تمام اسمائے علم کا یہی امتیاز ہے تو کیا وجہ ہے کہ ﴿اللّٰہ﴾ جو تمام اسماء کے ظہور و وجود کا خالق ہے اس کا دوسری زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے قواعدِ زبان توڑ دیے جاتے ہیں اور اس کے بجائے خدا، گاڈ، یزداں وغیرہ لکھا اور بولا جاتا ہے۔ یہ اسمِ ﴿اللّٰہ﴾ کے ساتھ ناانصافی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ''ریاض'' نامی شخص کو ''باغ'' کہا جائے...... یا ''بش'' ''BUSH'' نامی فرد کو ''جھاڑی'' کہیں تو ان کی پہچان برقرار رہے گی یا گم ہو جائے گی؟ کیا انہیں یہ اندازِ تخاطب اچھا لگے گا؟

مولانا بدیع الزمان شاہ راشدی لکھتے ہیں:

''تحریر ہو یا تقریر ﴿اللّٰہ﴾ کا مترادف لفظ کسی بھی زبان میں نہیں ہے۔ دوسری زبانوں میں جو بھی لفظ استعمال ہوتے ہیں وہ سب معبود یعنی الٰہ کے معنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں۔" (تشریح الاسماء الحسنیٰ ص ۴۳)

خدا زرتشت مذہب کی تبلیغ:

ہر لفظ اور اصطلاح اپنی پشت پر اپنے مخصوص علاقے، قوم، زبان اور مذہب کی روایات کی چھاپ رکھتا ہے۔ جس سے اس کا وجود ظہور پذیر ہوتا ہے۔ چنانچہ زرتشت کا خدا ہماری لاعلمی کے سبب اللہ تعالیٰ کے متبادل اعزاز حاصل کر رہا ہے۔

خدا تعالیٰ خلافِ قواعد ترکیب:

﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے بجائے خدا تعالیٰ بھی لکھا اور بولا جاتا ہے' حالانکہ مرکب توصیفی کا اصول یہ ہے کہ دونوں لفظ ایک ہی زبان کے استعمال کئے جائیں مثلاً اَن گھڑ......لادوا......خودرو......حسنِ سیرت......رسول اللہ......وغیرہ لیکن خدا (فارسی) اور تعالیٰ (عربی) ملا کر بنائی گئی یہ ترکیب غلط العام ہے۔

مشابہتِ غیر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ (ابوداؤد: ۴۰۳۱)

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں سے ہے"۔

غور فرمایئے کہیں ہم خدا جو زرتشت قوم کے معبود کا نام ہے۔ استعمال کر کے مشابہتِ لفظی کا ارتکاب تو نہیں کر رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب فرعون کے جادوگروں نے دینِ موسیٰ کی حقانیت کو پہچان لیا تو کہا:

﴿ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ﴾

''ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے''۔(الاعراف-۱۲۱-۱۲۲)

جادوگر چاہتے تو صرف آمنا برب العالمین بھی کہہ سکتے تھے لیکن اس سے فرعون کو اشتباہ ہوسکتا تھا کہ شاید مجھ ہی پر ایمان کا اقرار کررہے ہیں کیونکہ وہ خود کو ربّ اعلیٰ کہتا تھا۔لہٰذا انہوں نے ربّ موسیٰ و ہارون کی تصریح کی تاکہ اشتباہ نہ رہے۔جب کہ خدا میں تو اس سے زیادہ اشتباہ موجود ہے۔

﴿خدا﴾ تنابز بالالقاب (نام کا بگاڑ):

﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے انسانوں کو تاکید کی:

﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾(الحجرات-۱۱)

''نام مت بگاڑا کرو''۔

جب ایک مخلوق......انسان کے لئے ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نام کا بگاڑنا پسند نہیں کرتا تو وہ کیسے پسند کرے گا کہ اس کا اپنا نام جو ہر قسم کے بگاڑ،خامی،کجی،اور نقص سے پاک ہے۔اسے ایک کم تر اور جھوٹے معبود کا نام دیا جائے،کہیں یہ نام کا بگاڑنا تو نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذھنی وفکری لغزش:

نانک نے کہا تھا رام کہو یا رحیم ...... دونوں ایک ہی ہیں، یہی فکری لغزش خدا کے استعمال میں بھی در آئی ہے۔ آج سے صدیوں پہلے ایران سے فارسی زبان کا یہ لفظ ہمارے یہاں منتقل ہوا، اور ہماری زبان نے اس غلط العام کو صحیح قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (بنی اسرائیل-۱۱۰)

"﴿اَللّٰہ﴾ کہو یا رحمٰن کچھ بھی کہو اس کے تو سب ہی نام بہتر ہیں"۔

اسی طرح اللہ نے اپنے متبادل نام بھی بتادیئے یعنی اسماء حسنیٰ۔ اگر اس کی مشیت میں خدا بھی اس کے شایان ہوتا تو وہ ضرور بتادیتا کیونکہ:

﴿لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى﴾ (طٰہٰ-۵۲)

"نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے"۔

یا کہہ دیتا کہ کوئی بھی نام لے لو بس نیت میری ذات سے وابستہ ہونی چاہئے، بلکہ اس نے اپنے اسماء کے لیے انسانی ذہن کے ساختہ ناموں کی نفی فرماتے ہوئے تاکید کی:

﴿فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ (مریم ۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سوا اسی کی عبادت کر، اسی کی عبادت پر قائم رہ بھلا تو کسی کو اس کا ہم نام جانتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ ﴿اللہ﴾ کا کوئی بھی ہم نام نہیں ہے۔ نہ ﴿اللہ﴾ کسی اور کا نام رکھا جاسکتا ہے، نہ ﴿اللہ﴾ کا کوئی اور ایسا نام لیا جاسکتا ہے جس کا قرآن یا حدیث میں ذکر نہیں ہے۔

خدا سے مرکب روز مرہ الفاظ:

ہماری زبان میں خدا اور اس سے مرکب الفاظ روز مرہ اور تحریر میں بار ہا آتے ہیں۔ مثلاً: خدا لگتی...... بندۂ خدا...... خدانخواستہ...... خدائی...... خدا حافظ...... بخدا...... خدائے بزرگ...... خدا ترس...... خداوندی...... خداداد...... خدارا...... خدارسیدہ...... خدائی خدمتگار...... خدائی خوار...... خداوندِ نعمت...... خدا خدا کر کے ......خدا معلوم...... یہ سب خدا کے تصورِ ثنویت کی طرف ہماری توجہ مرکوز کریں یا نہ کریں۔ ہماری زبان سے ﴿اللہ﴾ اور اُس کے رسول ﷺ کا دیا ہوا مقدس لفظ ﴿اللہ﴾ ضرور چھین لیتے ہیں۔

رسولِ خدا:

رسول اللہ کا ترجمہ رسولِ خدا کیا جاتا ہے۔ یعنی خدا کے رسول۔ جب کہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ دنیا کے تمام خداؤں کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے۔ کیا یہ لقب رسول اللہ ﷺ کے شایان ہے؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ کو ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ کہہ کر متعارف کرایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو نبی اللہ اور رسول اللہ کے مبارک نام سے مخاطب کرتے پھر رسولِ خدا کہہ کر اللہ تعالیٰ...... محمد رسول اللہ ﷺ...... اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہم نوائی سے اجتناب چہ معنی؟

کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم رسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر آپ ﷺ کا وہی توصیفی نام لیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنی زندگی میں لیتے رہے، جو ﴿اللہ﴾ اور اس کے رسول ﷺ کی زبانوں نے ہمیں دیا۔

﴿اللہ﴾ کے ننانوے نام:

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ

اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَة اِلَّا وَاحِدَةً لَا یَحْفِظُھَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّة وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرِ

”﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جس نے ان کو حفظ کر لیا وہ داخلِ جنت ہوگا۔ ﴿اللہ﴾ تعالیٰ تو وتر ہے، وتر کو دوست رکھتا ہے۔“

صحیح مسلم میں بھی یہ روایت ہے۔ اس کی ایک روایت میں ”لا یحفظھا اِلّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَخَلَ الْجَنَّۃ" کی بجائے "مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃ" کے الفاظ ہیں۔

نیز اسی مضمون کی روایت سنن ترمذی میں بھی ہے۔

اس کی تشریح میں مولانا منصور پوریؒ نے مختلف مفسرین اور محدثین کی جو تشریحات پیش کی ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ...... اسمائے حسنیٰ کے معانی سمجھ کر...... ان میں موجود صفتِ الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے...... ﴿اللّٰہ﴾ کو پکارے...... اور اپنے عمل کو اس کے اقتضا کے مطابق ڈھالے۔ مثلاً جب کہے رازق، تو اس کی رزق رسانی پر اسے یقین بھی ہو۔ جب کہے قہار، تو اس کی قہربانی سے اس کا دل لرز اُٹھے اور وہ اپنے آپ کو خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے سامنے جھکا دے۔

اسمائے حسنیٰ سے متعلق اس حدیث اور اس کی تشریح کے مطابق لفظ "خدا" کہہ کر ہم ﴿اللّٰہ﴾ کی کون سی صفت تصور میں لائیں گے؟ کیسے اس کو پکار کر دعا مانگیں گے؟ کیسے اپنا عمل اس کی صفت کے مطابق ڈھالیں گے؟ جب کہ اسمائے حسنیٰ کے مقابلے میں خدا کی صفات انتہائی گھٹیا، ردّی، مشرکانہ، اور ہر قسم کے عیب ونقص کا ملغوبہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائلین خدا کا علمی محاسبہ

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خدا دورِ حاضر کے بڑے بڑے علماء نے استعمال کیا ہے انہیں اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آئی۔ اس کا استعمال جائز ہوگا تبھی تو انہوں نے اسے استعمال کیا۔

اپنی ناقص سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ عالم چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس سے خطا ہو سکتی ہے۔ یہ صرف انبیاء کا وصف ہے کہ جب بھی ان سے کوئی فکری لغزش یا عملی لغزش ہوتی اللہ تعالیٰ ان کی فوراً اصلاح کر دیتا۔ اسی لئے انبیاء معصوم عن الخطاء ہیں۔ ان کے علاوہ ہر انسان سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ غلطی نہ ہونا اس کے مبلغِ علم کے قطعاً منافی ہے ورنہ نبی اور عالم میں امتیاز نہیں رہے گا۔ ایسے علماء بھی تو ہیں جنہوں نے الحاد فی الاسماء الحسنٰی سے قطعی طور پر اجتناب کیا۔

☆ عبداللہ بن مبارکؒ یزداں کے نام کا حلف اٹھانا سخت مکروہ سمجھتے اور کہتے مجھے اندیشہ ہے کہ ایسے ناموں میں مشرکانہ تصورات نہ ہوں''۔

(اسلامی اور غیر اسلامی تہذیب از مولانا شمس تبریز، ادارہ نشریات اسلام کراچی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: حق تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ:

اس کے اچھے اچھے نام ہیں سو انہی کے ذریعہ سے دعا کرو۔ (الاعراف:۱۸۰)

''اس میں ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے اپنے ناموں کے ذریعہ دعا کرنے کا حکم دیا اوران کے سوا کسی بھی نام کا حوالہ دینے سے منع فرمایا...... جو ﴿اللہ﴾ کے نام کے سوا کسی کی قسم کھائے گا وہ کافر یا مشرک ہو جائے گا''۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، پارہ ۲۶ جلد ۶)

☆ امام نوویؒ ''اَللّٰہُ جَمِیلٌ وَّ یُحِبُّ الجَمَال'' کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿اللہ﴾ کے اسماء وصفات میں وقوف ہی درست ہے جو شرع میں نام وارد ہیں ان ہی کا ﴿اللہ﴾ پر اطلاق کرنا چاہئے۔ اپنی طرف سے نئے نام تراشنا اچھا نہیں گو معنی عمدہ ہوں''۔ (شرح صحیح مسلم جلد اول)

☆ مولانا عبدالرحمٰن اپنے مقالہ (صفاتِ باری تعالیٰ میں سلف وخلف کا منہج) میں لکھتے ہیں:

''﴿اللہ﴾ تعالیٰ کی صفات توقیفیہ ہیں یعنی جو صفتیں کتاب وسنت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارد ہیں وہی ثابت کی جائیں......اسی طرح ﴿اللّٰہ﴾ کے اسماء بھی توقیفی یعنی اللہ کے خود سکھائے اور بتلائے ہوئے ہیں اور ہر اسم صفت کو متضمن ہوتا ہے۔ اپنی طرف سے ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ کا نہ تو کوئی اسم مقرر کیا جا سکتا ہے اور نہ صفت۔

☆ ابو جابر عبداللہ دامانوی لکھتے ہیں:

''خدا یا گاڈ صفاتی ناموں میں سے نہیں ہیں لہٰذا ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ کو ان ناموں سے پکارنا بھی غلط ہے کیونکہ ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں اور ان میں یہ نام شامل نہیں۔ لہٰذا باری تعالیٰ کو ﴿اللّٰہ﴾ کہہ کر یاد کیا جائے یا پھر کسی صفاتی نام سے پکارا جائے''۔ (تشریح الاسماء الحسنیٰ ص۴۹)

☆ مولنا مشتاق احمد انصاری لکھتے ہیں:۔

﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (الحدید-۳)

''وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی مخفی ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے''۔

''یعنی ﴿اللّٰہ﴾ کی ذات ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گی اس کی ذات پاک عدم سے ظہور میں آنے کے عمل سے بالکل پاک ہے۔ اس سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں سوچنے اور کرید نے کی شریعت نے اجازت نہیں دی“۔

(مقالہ: کیا اسم ذات ﴿اللہ﴾ کا ترجمہ ہوسکتا ہے؟ مطبوعہ الحسنات)

☆ مولانا بدیع الزمان شاہ راشدی لکھتے ہیں:

”﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے صرف وہی نام ہیں جو ﴿اللہ﴾ تعالیٰ نے خود بیان فرما دیے یا اس کے رسول محمد ﷺ نے واضح فرما دیے، اس پر اضافہ کی نہ تو گنجائش ہے، نہ ہم اس بارے میں سوچ سکتے ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی علم ہے۔ (تشریح الاسماء الحسنیٰ ص ۱۵)

☆ علامہ مارما ڈیوک پکتھال قرآن مجید کے انگلش ترجمے کے شروع میں لکھتے ہیں: ”میں نے پورے ترجمہ میں لفظ ﴿اللہ﴾ جوں کا توں رہنے دیا ہے کیونکہ لفظ ﴿اللہ﴾ کا انگریزی زبان میں کوئی مترادف نہیں۔ لفظ ﴿اللہ﴾ نہ مؤنث ہے نہ جمع۔ یہ لفظ سوائے اس اعلیٰ ہستی کے...... جس کی ذات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کسی اور کے لئے کبھی استعمال نہیں ہوسکتا...... میں نے اپنے ترجمہ میں...... گاڈ وہاں استعمال کیا ہے، جہاں اس کا عربی میں مترادف لفظ الٰہ استعمال ہوا ہے۔ اور اب ان کے ترجمہ کی ایک مثال۔

1. ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (سورۃ محمد ۱۹)

So Know (O Muhammad) that there is no God

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

save Allah.

2. ﴿وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(ال عمران ۶۲)

No god save Allah and the Allah is the mighty the wise. (بحوالہ تشریح الاسماء الحسنیٰ ص ۴۵ تا ۴۸)

☆ مولانا سلمان منصور پوریؒ لکھتے ہیں:

''ایک مسلمان کے لئے صرف انہی اسماء پر اکتفا کرنی چاہئے جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ طریقِ بے خطر اور صراطِ مستقیم یہی ہے۔ ہم کو تو ﴿وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ﴾ (اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں) کا حکم ہے۔ اس آیت پر غور کرتے ہوئے مجھے تو لفظ خدا کے استعمال میں بھی تامل ہونے لگا ہے گو اس انکشاف سے پیشتر خود بھی ہزاروں جگہ ذات الٰہی پر استعمال کرتا رہا ہوں۔

(شرح اسمائے حسنیٰ باب چہارم)

نیت اور الفاظ:

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خدا تو ایک لفظ ہے ہماری نیت خدا کہنے سے اللہ ہی ہوتی ہے اس لئے خدا کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

عہد رسالت کے مسلمان اور منافقین دونوں رسول اللہ ﷺ کو راعنا کہہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی طرف متوجہ کرتے...... لیکن منافقین کا مقصد تحقیر تھا۔ جب کہ مسلمانوں کا مقصد حاشاوکلا تحقیر نہیں تھا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ﴾

(البقرۃ-۱۰۴)

''اے ایمان والو تم (نبی ﷺ) کو راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا کہو''۔

''یعنی ہماری طرف دیکھئے''۔

معلوم ہوا لفظ بہت بڑی طاقت ہے۔ نیت کا رخ متعین کرنے میں ان کا دخل ہو یا نہ ہو۔ اعمال وکردار کے اچھے یا برے ہونے پر مہر تصدیق ضرور ثبت کرتے ہیں۔

لہٰذا نیت الٰہ حقیقی ہی کا نام لینے کی ہو تب بھی ﴿اللّٰہ﴾ ذوالجلال والاکرام کو خدا کہنا درست نہیں۔

اللہ اور خدا:

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جس طرح ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ نے اپنے لئے اور باطل معبودوں کے لئے الٰہ کا لفظ استعمال کیا ہے اسی طرح ﴿اللّٰہ﴾ اور خود ساختہ معبود دونوں کے لئے لفظ خدا کا استعمال درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در اصل الٰہ ایک عمومی لفظ ہے جو قرآن حکیم میں ہر اس چیز کے لئے استعمال کیا گیا ہے جسے انسان معبود کے اوصاف کا مظہر سمجھتا ہے۔اسی لئے تو فرمایا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ یعنی معبود ہونے کے اوصاف سوائے ﴿اللہ﴾ کے کسی میں موجود نہیں۔

خودساختہ الٰہ کی ہر دور میں مختلف شکلیں اور حیثیتیں رہی ہیں۔کبھی کائنات کے کسی مظہر کو الٰہ (معبود) کی صفات کا حامل سمجھا گیا مثلاً: پتھر......سورج...... چاند......ستارے......آگ......بڑ کا درخت......پانی وغیرہ......

کبھی جانور یا کسی انسان میں الٰہ کی صفات تصور کی گئیں مثلاً: گائے...... سانپ......بندر......ود......یغوث......یعوق......نسر......وغیرہ......

کبھی آٹے......مٹی......لکڑی......پتھر کے مجسمے اور تصاویر بنا کر انہیں معبود کا درجہ دے دیا گیا۔مثلاً لات......عزیٰ......ہبل......شیو جی......اور بدھ کے مجسمے وغیرہ......

کبھی کسی چیز کی محبت نے اتنا سر اٹھایا کہ وہ بے لگام ہو کر خود انسان کا الٰہ بن بیٹھا مثلاً دولت...... بچے......بیوی......نفسانی خواہشات کی بے لگام تکمیل و تسکین......

مولانا بدیع الزمان شاہ راشدی جتنے بھی غیر مسلموں کے معبودوں کے من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑت نام ہیں ان کی معنوی حیثیت واضح کرنے کے بعد ثابت کرتے ہیں:۔

''خدا بمعنی مالک، ساتھی، خودآئندہ، اسے بلوچ لوگ ''حذا'' بھی کہتے ہیں اور یہ ''حذا'' بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے......

گاڈ، بمعنی معبود﴿حاکم ،قوی﴾......

پرمیشور﴿خدا، پرماتما، اعلیٰ روح﴾......

بھگوان، جو پرستش کے قابل ہو، بھگ عورت کا اندامِ نہانی وان سے مراد والا، یعنی عورت کے اندامِ نہانی والا......

دیوی﴿کنواری، پاکباز عورت﴾......

دیوتا،﴿خدا کا اوتار، فرشتہ، بزرگ﴾......

ایل یا اِل،......(سریانی یا عبرانی زبان میں، الٰہ یا رب، پالنے والا)......

ان تمام ناموں کا مطلب خدا کی کسی ایک صفت کے معنی ادا کرتا ہے نیز ان تمام ناموں کے اشتقاق، واحد، جمع، تثنیہ، وغیرہ موجود ہیں۔

مثلاً ہندوؤں کے ہاں پرمیشور مذکر، پرمیشوری مؤنث .... دیوتا مذکر، دیوی مؤنث........... ایشور مذکر، ایشوری مؤنث........... انگلش میں GOD کا مؤنث GODDES وغیرہ۔

لفظ﴿اَللّٰہُ﴾ ان تمام کے مقابلے میں اعلیٰ وبرتر، جامع اور مکمل صفات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک ہے۔لہٰذا اوپر ذکر کئے گئے کسی نام کو بھی ﴿اَللّٰہُ﴾ کا مترادف سمجھنا یا لفظ ﴿اَللّٰہُ﴾ کی جگہ لکھنا اور پڑھنا غلط ہے۔(خلاصہ عبارت تشریح الاسماء الحسنیٰ ص ۴۳ تا ۴۸)

لا الٰہ الا اللہ کہہ کر ان تمام اقسام کے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کیا جاتا ہے اور اس ہستی کے الٰہ ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے جو ان سب کا الٰہ اور خالق ہے۔

خدا ایک عظیم فتنے کا دروازہ:

آج زرتشت مذہب کے الٰہ کا نام خدا اردو میں رائج کر دیا گیا ہے تو کل دیگر اقوام کے معبودوں کے نام بھی ﴿اَللّٰہُ﴾ کے متبادل رواج پا سکتے ہیں۔اس طرح لفظ ﴿اَللّٰہُ﴾ پس منظر میں چلا جائے گا اور دیگر اقوام کے معبودوں کے نام ہماری زبان اور فکر کا حصہ بن جائیں گے۔

مولانا مودودی معبود اور عبادت کی تشریح تفصیل کے ساتھ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

”دنیا کی ہر قوم میں ایک سے زائد معبودوں کا تصور رہا ہے،اسی لئے ان کے ہاں معبود کی جمع بھی آتی ہے مثلاً رب،ارباب،خدا،خدایگان............لیکن ہر قوم میں ان سب پر بالاتر ہستی کا تصور بھی رہا ہے۔ان کی ان قوموں کے ہاں جمع نہیں آتی۔انگریزی میں بڑے حروف کے ساتھ گاڈ......ہندی میں پرمیشور......فارسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدائے خدائگان"۔

پھر اسلامی تصورِ توحید کی وضاحت کے بعد لکھتے ہیں:۔"اس تعلیم کے لحاظ سے اصطلاحات میں جو فرق واقع ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلم کے لئے تو وہی پچھلی اصطلاحیں برقرار رہیں گی اور وہ چھوٹے خدا اور بڑے خدا کے لئے الگ الگ لفظ استعمال کرے گا مگر مسلمان کے لئے الہٰ وہی ہوگا جو اللہ GOD بڑے حروف کے ساتھ باقی رہے گا اور چھوٹے حروف کے ساتھ استعمال نہیں ہوگا۔ دیو اور دیوتا لفظ پرمیشور میں گم ہو جائیں گے اور ان میں سے کسی لفظ کی جمع استعمال نہیں کی جائے گی"۔

غالباً ان کا خیال ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی ہر زبان میں ہر مذہب کے بالاتر معبود کا نام استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک مسلمان گاڈ، پرمیشور، یا خداوند عالم کہے گا تو سننے یا پڑھنے والا یہ کیسے جان پائے گا کہ کہنے والا اسلامی فکرِ توحید یا کفریہ عقیدے کے مطابق یہ لفظ کہہ رہا ہے۔ اتنے بڑے لفظی گورکھ دھندے میں پڑنے کے بجائے بقول مولانا سلمان منصور پوریؒ طریقِ بے خطر اور صراطِ مستقیم اختیار کیا جائے جو ہمیں ہمارے رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ جسے ہم قرآن پاک میں پڑھتے ہیں۔ جسے کلمہ طیبہ میں دہراتے ہیں، جسے صحابہ و تابعین نے استعمال کیا تا کہ سننے والے فوراً فیصلہ پر پہنچ جائیں کہ کہنے والا اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکرِ توحید پر کاربند ہے۔

مولانا مودودی کی مذکورہ بالا خیال آرائی کا جواب ان کی اپنی مندرجہ ذیل عبارت میں موجود ہے جو الحاد فی الاسماء کی ایک جامع اور بہترین تشریح کی حامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''انسان اپنی زبان میں اشیاء کے جو نام رکھتا ہے۔ دراصل وہ اس کے تصور پر مبنی ہوتے ہیں...... تصویر کا نقص نام کے نقص کے صورت میں ظاہر ہوتا ہے...... پھر اشیاء کے ساتھ انسان کا تعلق اور معاملہ بھی اسی تصور پر مبنی ہوتا ہے...... تصور کی خرابی تعلق کی خرابی میں رونما ہوتی ہے...... ﴿اللہ﴾ کے نام (خواہ اسمائے ذات ہوں یا اسمائے صفات) تجویز کرنے میں انسان جو غلطی کرتا ہے وہ دراصل ﴿اللہ﴾ کی ذات اور صفات کے متعلق اس کے عقیدے کی غلطی کا نتیجہ ہوتی ہے...... الحاد کے معنی ہیں وسط سے ہٹ جانا۔ سیدھے رُخ سے منحرف ہو جانا...... خدا کے نام رکھنے میں الحاد یہ ہے کہ خدا کو ایسے نام دئے جائیں جو اس کے مرتبہ سے فروتر ہوں جو اس کے ادب کے منافی ہوں، اور نقائص اس کی طرف منسوب ہوتے ہوں یا اس ذاتِ اعلیٰ ومقدس کے متعلق کسی غلط عقیدے کا اظہار ہوتا ہو، نیز یہ بھی الحاد ہی ہے کہ مخلوقات میں سے کسی کے لئے ایسا نام رکھا جائے جو صرف خدا کے لئے موزوں ہو''۔ (تفہیم القرآن، جلد دوم، تفسیر آیت ۱۸۰ سورہ اعراف، ص ۱۰۳-۱۰۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک طویل تشریح کے چند جملے ہیں اصل تفسیر پڑھنے اور سمجھنے کے لائق ہے لیکن نا معلوم مولانا نے اتنا اچھا لکھنے کے باوجود خود بھی ﴿اللّٰہ﴾ کا ترجمہ خدا کیسے گوارا کرلیا؟

شرک فی الاسماء سے اجتناب کی تاکید:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (النساء-٤٨)

"بے شک ﴿اللّٰہ﴾ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو ﴿اللّٰہ﴾ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ کیا اور بہتان باندھا"۔

گویا شرک انتہائی برا اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس جرم سے بچانے کے لئے اسے کھول کر بیان کر فرما دیا۔ آپ ﷺ نے ﴿اللّٰہ﴾ کی ذات، صفات اور اسماء میں شرک کی محسوس اور غیر محسوس نوعیتوں سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ بچنے کی تاکید بھی فرمائی۔ شرک فی الاسماء سے بچاؤ کے لئے آپ ﷺ کا یہ ارشاد انتہائی اہم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّیْ رَبَّکَ ،وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ، وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ ،وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ". (صحیح مسلم، کتاب الفاظ من الادب)

"تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، البتہ یوں کہیں کہ میرا سردار، میرا آقا اور کوئی شخص اپنے غلام کو میرا بندہ اور میری لونڈی نہ کہے بلکہ یہ کہے کہ میرا غلام، میرا خادم، میری خادمہ"۔

اِنَّ اَخْنَعَ اِسْمًا عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَالِکَ الْاَمْلَاکِ، لَا مَالِکَ اِلَّا اللّٰہُ.

"بے شک اللہ کے نزدیک سب سے ذلیل نام اس شخص کا ہے جو مالک الاملاک (شہنشاہ) کہلاتا ہے۔ (صحیح بخاری:۶۲۰۶۔ مسلم:۲۱۴۳)

آپ ﷺ نے کئی ایسے نام تبدیل کر دیے جن کا مفہوم یا تو خود صفاتِ الٰہی کا مظہر تھا مثلاً: عزیز، اکبر، قیوم۔

یا وہ نام جن کے عبد ہونے کی نسبت غیر اللہ کی جانب تھی، مثلاً: عبدالکعبہ، عبد العزی، عبدالشمس وغیرہ۔ غور کیجئے جب آپ ﷺ کو عبدالکعبہ کی نسبت پسند نہیں تھی تو پھر خدا بخش آپ کیسے پسند فرمائیں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے منصب توحید کی رفعت اور حفاظت کے لئے کفار اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کا مقابلہ کیا۔ بحیثیت امتی ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی توحید کی حفاظت کے لئے اپنی فکر، اپنی زبان، اپنے عمل اور اپنے ایمان کا بار بار محاسبہ کرتے رہیں اور شرک کے ہر قسم کے شائبے سے پرہیز کریں۔

نا معلوم اسمائے الٰہیہ:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر کسی شخص کو کوئی رنج وغم ہو تو وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ اس کے رنج وغم کو دور کر کے اس کے غم کو خوشی سے بدل دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ،نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآئُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْعَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلاَءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ.

(مسند احمد: ۱/ ۱۳۹)

"یا ﴿اللہ﴾ میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے غلام کا بیٹا ہوں۔ تیری لونڈی کا جایا۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا حکم مجھ پر جاری ہے۔ تیرا فیصلہ میرے لیے عین انصاف ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر ایک نام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے جو بھی تیرا نام ہے اور جس نام سے بھی تو نے اپنی ذات کو موسوم کیا ہے یا جس نام کو تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا جو بھی نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا جو بھی نام تو نے اپنے خزانہ غیب میں محفوظ کر رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار...... میرے سینے کا نور۔ میرا غم کا مداوا (رنج غم و دردکو دور کرنے والا بنا دے)''۔

مندرجہ بالا حدیث میں ﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے ناموں کا جس سیاق وسباق میں ذکر کیا گیا ہے۔ تھوڑی سی اس کی وضاحت بھی ہو جائے۔

(۱) بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ ......(اس کے ذریعہ سے جو تیرا نام ہے یا جس سے تو نے خود کو موسوم کیا ہے۔)

بات واضح ہے کہ اپنے جو نام تو نے صراحۃً بتا دیئے۔ یہ سب قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں۔

(۲) اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ (یا جس نام کو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا۔)

کتاب سے مراد کوئی بھی کتاب ہو سکتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آج ان کی زبان اور احکام محفوظ ہیں؟ ہرگز نہیں ......لہٰذا ﴿اللہ﴾ کے وہ اسماء بھی محفوظ نہیں جو قرآن حکیم کے علاوہ آسمانی صحائف وکتب میں نازل ہوئے......

سید سلمان منصور پوری اس کی تشریح میں ......تمام قوموں میں مذکور معبودوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام اور معانی کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ''سند اور معانی کے لحاظ سے یہ ہم پر ثابت نہیں ہوسکا کہ کیا اَوْ اَنْـزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ کی شان ان پر صادق آتی ہے کہ نہیں۔ قرآن حکیم سے یہ واضح ہے کہ ایک مسلمان کے لیے گزشتہ کتب پر ایمان لانا تو لازمی ہے لیکن عمل تو دور کی بات انہیں معتبر سمجھ کر ان کا مطالعہ کرنا بھی درست نہیں۔ ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ ہمارا ان اسماء پر ایمان تو ہے لیکن وہ ہم سے کھو گئے تو ان سے خوب واقف ہے لہٰذا ان کے ذریعے سے میں سوال کرتا ہوں''۔

(۳) اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ...... (یا جو نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے۔)

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ﴿اللہ﴾ تعالیٰ صرف انبیاء اور مرسلین ہی کو اپنا کلام براہ راست سکھاتا ہے اور وہی مستند ہے۔ گزشتہ انبیاء کی وحی محفوظ ہی نہیں رہی لہٰذا اس پر ہمارا ایمان تو ہے لیکن عملاً اس سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف نبی آخر ﷺ ہی کو سکھائے ہوئے اسمائے الٰہی مستند ہیں۔

(۴) اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ۔ (یا جو نام تو نے اپنے خزانۂ غیب میں محفوظ رکھا) بات واضح ہے کہ ہمیں خزانۂ غیب کا علم دیا ہی نہیں گیا وہ تو اسی کے پاس محفوظ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید سلمان منصور پوری نے اس دعا کی بہت طویل وضاحت لکھی ہے۔ اس کا ناظرین مطالعہ کر سکتے ہیں۔ سب سے آخر میں وہی فیصلہ لکھتے ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ اور اس کے بعد لکھتے ہیں:۔ ''امید ہے کہ اس فصل کے مطالب پر غور کے بعد اہلِ ایمان صرف ان اسماء کو بطور اسمائے حسنٰے استعمال کرنے پر اکتفا کریں گے جو سند

اور معنی کے لحاظ سے ﴿اللہ﴾ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ دیگر اسماء کا استعمال نہ کرنا ہی داخلِ احتیاط اور لائقِ تعظیمِ رب الناس ہے''۔

(ص ۴۲۔ شرح اسمائے حسنیٰ باب چہارم)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم. آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

- ☆ قرآن حکیم۔
- ☆ انگلش ترجمہ قرآن حکیم مارماڈیوک پکتھال۔
- ☆ تفہیم القرآن جلد دوم۔
- ☆ صحیح مسلم مع شرح نووی۔
- ☆ فتح الباری شرح صحیح بخاری۔
- ☆ سنن ترمذی۔
- ☆ مسند احمد۔
- ☆ لغات القرآن۔از مولٰنا عبدالدائم ،مولٰنا عبدالرشید
- ☆ المفردات امام راغب اصفہانی۔
- ☆ شرح اسمائے حسنیٰ ،از مولانا سلمان منصور پوری۔
- ☆ تشریح الاسماء الحسنٰی۔مولانا بدیع الزمان شاہ راشدی۔
- ☆ اسلامی اور غیر اسلامی تہذیب ،مولانا شمس تبریز۔
- ☆ غیاث اللغات۔
- ☆ ماہنامہ محدث ،لاہور ۱۹۹۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح معاشرہ سیٹ

13 کتب

غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم

طاؤس ورباب

اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار

نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں

تصویر ایک فتنہ

ٹی وی گھر میں کیوں؟

حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت

معمولی چیزوں کا لین دین

صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو

سحری، افطاری اور افطاریاں

بیمار کی نماز

صحافت اور اس کا اخلاقی اقدار

فطرانہ

اصل قیمت: 586 روپے — رعایتی قیمت: 391 روپے

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور 0300-4270553 0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ نفس سیٹ

8 کتب

والفجر

ایمان کی ادنیٰ شاخ

نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

دعا، اذکار اور انگلیاں

جسمانی حرکات اور شائستگی

وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے

کھانے اور پینے کے آداب

بسم اللہ دعاء و شفاء

اصل قیمت: 204 روپے — رعایتی قیمت: 136 روپے

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور 0300-4270553 0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ رسوم اور بدعات

16 کتب

بدعت کیا ہے؟	شب برات	ویلنٹائن ڈے
رجب کے کونڈے	پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟	نیا چاند اور ہماری روایات
اپریل فول	عید میلاد النبی	سالگرہ
عید کارڈ	مبارک باد دینے کے آداب	استخارہ کیوں اور کیسے؟
آتش بازی اور لائٹنگ	لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	چاندرات
	کرکٹ اسلامی ثقافت کے آئینے میں	

اصل قیمت: 238 روپے — رعایتی قیمت: 159 روپے

مطبوعاتِ مشربہ علم وحکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور 0300-4270553 0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

مدح مرسل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتل غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شب معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لومیرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غض بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظ حیا گفتگو اور تحریر
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوط مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں حوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید ورسالت)
شاہی قبا
حدیث نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننی منی سوچیں
ننی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخ گل
آ بانکا چاند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ